Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ ۱۹۱۳ء

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ / ۱۷ اخاء ۱۳۵۸ ہش / ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۳۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۷ اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع منظر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو ہر طرح اپنی حفظ و امان میں خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو مبارکباد کا تار

ربوہ ۱۶ اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پاکستان کے مایہ ناز سائنسدان اور احمدیت کے عظیم فرزند محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو ان کے نوبل انعام حاصل کرنے پر مبارکباد کا تار ارسال فرمایا ہے۔ حضور نے فرمایا ہے کہ احمدیوں کے لئے فخر کی یہ بات ہے کہ پہلا مسلمان اور پہلا پاکستانی جس نے نوبل پرائز حاصل کیا وہ ایک احمدی ہے۔

حضور کے تار کا مکمل متن درج ذیل ہے:-

"سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ میری طرف سے اور جماعتِ احمدیہ کی طرف سے پُرخلوص دلی مبارکباد قبول کریں۔ احمدیوں اور تمام پاکستانیوں کو آپ پر فخر ہے۔ احمدیوں کے لئے یہ بات انتہائی فخر کا موجب ہے کہ وہ پہلا مسلمان سائنسدان اور پاکستانی جس کو نوبل پرائز ملا وہ ایک احمدی ہے۔ خدا تعالیٰ مستقبل میں آپ کو اس سے بھی عظیم تر اعزازات سے نوازے اور آپ کو اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔

خلیفۃ المسیح"

خدا تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں اور رحمتوں کا آئینہ دار

احمدیت کے نامور سپوت ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا دنیائے سائنس میں اعلیٰ ترین عالمی اعزاز

عالمی شہرت رکھنے والے پہلے مسلمان سائنسدان کو فزکس میں نوبل پرائز دیئے جانے کا اعلان

"آپ نے اپنے عظیم سائنسی کارنامے سے پاکستان کی عظمت کو چار چاند لگا دیئے ہیں"

"میری طرف سے اور پاکستانی عوام کی طرف سے مبارکباد قبول فرمائیں" صدر پاکستان کا مراسلہ تار

سٹاک ہالم۔ عالمی شہرت رکھنے والے پاکستان کے چوٹی کے سائنسدان اور احمدیت کے قابلِ فخر سپوت محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو فزکس کے میدان میں عظیم ترین کارنامہ سرانجام دینے پر دنیا کا عظیم ترین اعزاز "نوبل پرائز" دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے فزکس کی ایک ایسی گتھی کو سلجھایا ہے جس کو دنیا کے نامور سائنسدان آئن سٹائن اپنی تیس سالہ کوششوں کے باوجود حل نہ کر سکے تھے۔ یہ انعام حاصل کرنے میں دو امریکی پروفیسر شیلڈن گلاشو اور سٹیون وینبرگ ڈاکٹر سلام کے ساتھ شریک ہیں۔ رائل سویڈش اکیڈمی آف سائنسز نے ایک لاکھ اکیانوے ہزار ڈالر ان سائنسدانوں کو انعام کے طور پر دیئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب آجکل لندن میں مقیم ہیں۔

ڈاکٹر سلام صاحب یہ خوشخبری سنتے ہی فوراً جماعت احمدیہ کی مسجد فضل لندن میں تشریف لے گئے اور شکرانے کے نفل ادا کئے۔ بی بی سی نے بتایا ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے لاکھوں روپے کا یہ انعام مسلمان بچوں کے لئے، اپنے ملک کے لئے، اپنے ضلع کے لئے اور اپنے شہر کے لئے وقف کرنے کا اعلان کیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب پہلے مسلمان سائنسدان اور پہلے پاکستانی ہیں جنہوں نے نوبل پرائز حاصل کرنے کا عظیم اعزاز حاصل کیا ہے۔

صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے ۱۹۷۹ء کا نوبل انعام جیتنے پر ڈاکٹر صاحب موصوف کو مبارکباد کا تار ارسال کیا ہے اس میں صدر صاحب نے کہا ہے کہ:-

"میرے لئے یہ امر انتہائی خوشی اور فخر کا موجب ہے کہ آپ نے نوبل پرائز حاصل کیا ہے۔ یہ آپ کی محنتِ شاقہ، تحقیق اور ان عالمانہ کارناموں کا ایک اعتراف ہے جو کہ آپ نے فزکس کے میدان میں سرانجام دیئے ہیں۔ براہ کرم میری طرف سے اور پاکستان کے عوام کی طرف سے یہ اعزاز حاصل کرنے پر دلی مبارکباد قبول کریں۔ آپ نے یقینی طور پر پاکستان کی عظمتوں کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔"

(پاکستان ٹائمز ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۹ء)

ڈاکٹر صاحب موصوف کو یہ انعام کائنات کو یکجا رکھنے والی کمزور اور ایٹموں میں موجود برقی اور مقناطیسی قوتوں کی نشاندہی کے سلسلے میں ان کی یکسر نئی اور نہایت بیش قیمت تحقیق پر دیا گیا ہے۔ فزکس اور سائنس کے عالمی ماہرین نے اس دریافت کو سائنس کی دنیا میں ایک انقلاب قرار دیتے ہوئے تمام نامور سائنسدانوں کی تحقیقات سے کہیں بڑا وسیع اور اہم انکشاف قرار دیا ہے کیونکہ اس سے ایٹمی سائنس کے میدان میں بہت سی

(باقی صفحہ پر)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۴ر ذیقعد ۱۳۹۹ھ

۱۷ر اخاء ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُشکلات و مصائب پر صبر اور اسکا عظیم الشّان ثمرہ

اگر کامیابی اور غلبہ کا انحصار صرف اور صرف کثرت تعداد اور قوت و طاقت کی زیادتی پر ہی ہو تو اہل حق جو ابتداء میں قلیل التعداد ہوتے ہیں اور ہوتے بھی ہیں کمزور و بے بضاعت حق کو دنیا میں غالب کرنے میں کبھی کامیاب نہ ہوں اور باطل و اہل باطل سدا اس دُنیا میں دندناتے رہیں۔ لیکن تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ اہل حق کے کمزور و بے بضاعت اور قلیل التعداد ہونے کے باوجود حق اور باطل کی کشمکش میں بالآخر ہمیشہ حق ہی غالب آیا اور قلوب انسانی کو فتح کرنے کے نتیجہ میں غلبہ اہل حق کو ہی مل کر رہا اور ہر بار ایسا اللہ کے حکم اور ارادہ سے ہوا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ تاریخ عالم میں عملاً بار بار دہرائی جانے والی اس حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً ۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ (البقرہ آیت ۲۵۰)

ترجمہ:۔ بہت سی چھوٹی جماعتیں اللہ کے حکم سے بڑی جماعتوں پر غالب آچکی ہیں اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ (ہوتا) ہے۔

اس آیہ کریمہ سے ظاہر ہے کہ یہ معجزہ کہ اہل حق کی چھوٹی جماعت بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آجائے صرف اور صرف اللہ کے حکم سے ظہور میں آتا ہے۔ قلیل التعداد اور کمزور و بے بضاعت اہل حق از خود قلوب انسانی پر فتح نہیں پاتے اور اپنے سے تعداد اور قوت میں بہت زیادہ مخالفین حق پر از خود غالب نہیں آتے اور نہ آسکتے ہیں۔ انہیں غالب آنے کی توفیق اللہ ہی کے حکم سے ملتی ہے اور ملتی بھی ہے صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھانے پر۔ صبر ہمیشہ مشکلات و مصائب اور مظالم پر ہی کیا جاتا ہے۔ سو اہل حق کی کمزور و بے حیثیت اقلیت مخالفین حق کی طاقتور و زور آور اکثریت کے ہاتھوں پہلے مشکلات و مصائب اور بے پناہ مظالم کا تختۂ مشق بنتی ہے۔ جب وہ ان مشکلات و مصائب اور بے پناہ مظالم کو صبر سے برداشت کرتی چلی جاتی ہے۔ تو ایک مقررہ وقت اور زمانہ کے بعد جس کا علم خدا ہی کو ہوتا ہے خدا تعالیٰ اہل حق کے ساتھ اپنی معیت کا ثبوت دینے کے لئے انہیں ان کی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود مخالفین حق کی بڑی بڑی طاقتور جماعتوں پر غالب کرنے کا حکم صادر کرتا ہے۔ انتہائی مخالف اور ناساعد حالات میں حق غالب آتا ہے اور آتا بھی ہے معجزانہ رنگ میں انسانی قلوب پر فتح پاکر۔ مخالفین حق کو گمان بھی نہیں ہوتا کہ اس معرکۂ حق و باطل میں وہ مغلوب ہوں گے اور اہل حق کی کمزور و بے بضاعت جماعت معجزانہ طور پر غالب رہے گی۔ اہل حق کی کمزور و بے بضاعت جماعت کو ملنے والا یہ معجزانہ غلبہ ثمرہ ہوتا ہے صبر کے اس اعلیٰ نمونہ کا جس کا وہ طویل زمانہ تک جاری رہنے والے مشکلات و مصائب اور بے پناہ مظالم پر مظاہرہ کرتے چلے جاتے ہیں۔

سو ان کی فتح اور غلبہ کی بنیاد اُن مشکلات و مصائب اور مظالم کے زمانہ میں پڑتی ہے جن کا انہیں تختۂ مشق بننا پڑتا ہے۔ اس لئے ان کے واسطے وہ زمانہ مشکلات و مصائب اور مظالم کے باوجود بہت ہی مبارک زمانہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے مشکلات و مصائب اور مظالم کی تاریکی میں بھی جو چاروں طرف پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ ان کے لئے فتح و اقبال کی روشنیاں برابر جھلک رہی ہوتی ہیں بلکہ جس قدر تاریکی بڑھتی جاتی ہے اتنا ہی زیادہ طلوع صبح کا وقت قریب آتا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی کا دور جس میں آپؐ کو اور آپؐ کے قلیل التعداد صحابہؓ کو کفار مکہ کے انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بنایا جا رہا تھا اس کا ایک روشن و درخشندہ (باقی ص ۸ پر)

جہاں میں مظہرِ پروردگار بن کے رہو

میرے عزیزو! محبت شعار بن کے رہو
جہاں میں مظہرِ پروردگار بن کے رہو

کسی کو اپنا بنا لو کسی کے ہو جاؤ
کسی کے دل کا سکون و قرار بن کے رہو

حیاتِ نَو کا جو دیتی رہے گلوں کو پیام
چمن میں تم وہ نسیم بہار بن کے رہو

ہر اک کے مونس و محسن ہر ایک کے ہمدرد
ہر اک کے ہمدم و حاجت برار بن کے رہو

بکھیر دو پھول مسرت کے رُخ جدھر بھی کرو
تبسّمِ چمنِ روزگار بن کے رہو

جو بے قرار ہیں اُن کے لئے قرار بنو
غموں کے ماروں کے تم غمگسار بن کے رہو

سعید روحیں رہیں تم سے رُشد کی طالب
تم ایسے پیکرِ عزّ و وقار بن کے رہو

خودی و نخوت و کبر و ریا سے دُور رہو
جہاں بھی رہنا ہو بس خاکسار بن کے رہو

نہ داغدار ہو دامن کسی گنہ سے کبھی
مجسّمِ عصمت و عفّت شعار بن کے رہو

کسی بھی حال میں شیطاں نہ پا سکے غلبہ
خُدا کے بندے اور اسکے ہی یار بن کے رہو

اُلجھنے پائے نہ دل لہو و لعبِ دُنیا سے
ہمیشہ صالح و پرہیزگار بن کے رہو

نہ خُلد کی ہو طلب اور نہ خوفِ نارِ سقر
تم اس طرح کے عبادت گزار بن کے رہو

زباں پہ جھوٹ کبھی بھول کر بھی آ نہ سکے
صفا و صدق کے آئینہ دار بن کے رہو

خُدا سے صاف رہے ہر معاملہ ہر دم
اور اسکے دین کے خدمتگزار بن کے رہو

کبھی نہ ذکرِ الٰہی سے دل رہے غافل
اُسی کے عبد اُسی کے نگار بن کے رہو

پھٹکنے پائے نہ دل میں قنوط و یاس کبھی
خُدا کے فضل کے اُمیدوار بن کے رہو

یہ "نافلہ" جو ہمارے امام و آقا ہیں
ہمیشہ اُن کے اطاعت گزار بن کے رہو

مرے عزیزو! یہ دنیا تو آنی جانی ہے
یہاں ہمیشہ غریب الدیار بن کے رہو

غرض یہ زندگی ایسے بسر کرو صدیق
کہ بعدِ مرگ بھی تم یادگار بن کے رہو

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسری عالمگیر جنگ اور آسمانی بشارات

(مکرم فضل الٰہی صاحب انوری سابق مبلغ جرمنی)

(۲)

جرمن لیڈر کے انگلستان میں اترنے کے متعلق رؤیا

جنگ عظیم دوم جاری ہے۔ ساحل انگلستان پر ایک واقعہ ہوتا ہے اور زمین و آسمان پیدا کرنے والا خدا اسی وقت اس کی اطلاع اپنے ایک بندے کو پہنچا دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"رات کو میں نے خواب دیکھا کہ ایک بڑا جرمن لیڈر ہوائی جہاز سے انگلستان میں اترا ہے۔"

(الفضل ۹ر نومبر ۱۹۴۱ء)

صبح ہوتے ہی اس خبر کی تصدیق ہو گئی کیونکہ ریڈیو پر یہ خبر نشر ہوئی کہ ہر روڈولف ہیس (Herr Rudolf Hess) جو مشہور نازی لیڈر اور ہٹلر کا دست راست تھا ۱۰ر مئی ۱۹۴۱ء کو انگلستان کے ساحل پر پیراشوٹ کے ذریعہ اترا۔ اور اسے اترتے ہی گرفتار کر لیا گیا ہے۔

جنگ عظیم دوم میں امریکہ کی شمولیت کے متعلق رؤیا

امریکہ اگرچہ برطانیہ اور فرانس کی کھلم کھلا مدد کر رہا تھا مگر ابھی تک یہ مدد صرف فوجی امداد تک محدود تھی۔ مگر جاپانیوں کے دسمبر ۱۹۴۱ء کو پرل ہاربر پر ہوائی حملے اور امریکی بحری بیڑے پر بمباری کے نتیجہ میں اس نے بھی جرمنی اور جاپان کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ یہ اعلان جنگ تو جنگ عظیم چھڑنے کے پورے دو سال بعد ہوا مگر خدائے جہان نے اس کی اطلاع اپنے بندے کو جنگ چھڑنے سے بھی پہلے دے دی تھی۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جس دن جنگ کا آغاز ہوا اور ہم کو اس کی اطلاع آئی اس سے پہلی رات مجھے جنگ کا نظارہ خواب میں دکھایا گیا مگر جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے اس نے خواب کا نظارہ مجھے مقامی ماحول میں دکھلایا۔ اس رنگ کے نظارے مجھے پہلے بھی دکھائے جا چکے ہیں۔ مجھے دکھایا گیا کہ ہمارے باغ اور قادیان کے درمیان جو تالاب ہے اس میں قوموں کی لڑائی ہو رہی ہے مگر بظاہر چند سو آدمی رسہ کشی کرتے نظر آتے ہیں۔ کوئی شخص کہتا ہے اگر یہ جنگ یونان تک پہنچ گئی تو اس کے بعد یکدم حالات متغیر ہوں گے اور جنگ تب اہم ہو جائے گی۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ یکدم اعلان ہوا ہے کہ امریکہ کی فوج ملک میں داخل ہو گئی ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ امریکہ کی فوج بعض علاقوں میں پھیل گئی ہے مگر وہ انگریزی حلقہ اثر میں آنے جانے میں کوئی روک ٹوک نہیں ڈالتی۔"

(الفضل [illegible] ۲۱)

یہ رؤیا تین زبردست غیبی خبروں پر مشتمل تھی۔

اول:۔ یہ جنگ جلد ہی ایک عالمی جنگ کی شکل اختیار کر لے گی اور اس کے شعلے یونان کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیں گے اس وقت یکدم حالات پلٹا کھائیں گے۔

دوم:۔ اس جنگ میں امریکہ کی شرکت بھی ناگزیر ہو جائے گی مگر

سوم:۔ امریکہ کی شرکت سے انگریزی علاقہ متاثر نہیں ہوگا۔ گویا امریکہ انگریزوں کا حلیف بن کر اس جنگ میں شرکت کرے گا۔

جب یہ غیبی خبریں ایک ایک کرکے پوری ہونے لگیں تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان پر ان الفاظ میں تبصرہ فرمایا:۔

"اس خواب کا ایک پہلو تو وہ تھا کہ بعض انگریزی جزائر میں امریکنوں نے اپنے لئے فوجی اڈے حاصل کئے تھے۔ مگر ایک پہلو اس کا اب ظاہر ہو رہا ہے کہ امریکن حکومت بھی انگریزوں کے ساتھ مل کر برسر جنگ ہے اور اب ایسے سامان پیدا ہو رہے ہیں کہ بالکل ممکن ہے کہ امریکن فوجوں کو ہندوستان میں بھی لانا پڑے۔"

(الفضل ۷ر جنوری ۱۹۴۲ء)

لیبیا کا محاذِ جنگ رؤیا میں دکھایا گیا

لیبیا افریقہ کی شمالی ریاستوں میں سے ایک عرب ریاست ہے۔ جو سالہا سال سے اطالوی تسلط کے ماتحت چلی آ رہی تھی۔ جب جون ۱۹۴۰ء میں اٹلی نے برطانیہ اور فرانس کے خلاف اعلان جنگ کر دیا اور برطانوی اور فرانسیسی فوجوں کے پاؤں جو نازی فوجوں کا مقابلہ کرتے کرتے پہلے ہی تھک کر چور ہو گئے تھے اکھڑنے لگے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو ایک ایسا نظارہ دکھایا گیا جس نے برطانیہ اور اٹلی کے درمیان آئندہ دو سالوں میں پیدا ہونے والے محاذ جنگ کی ساری تصویر کھینچ کر رکھ دی۔ آپ نے دیکھا کہ

"میں ایک جگہ ہوں اور وہاں ایک بڑا ہال ہے جس کی سیڑھیاں بھی ہیں مگر میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑا ملک ہے گو نظر ہال آتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ سیڑھیوں پر سے اٹلی کی فوج لڑتی آ رہی ہے اور انگریزی فوج دبتی چلی جا رہی ہے۔ یہاں تک کہ اطالوی فوج ہال کے کنارے تک پہنچ گئی۔ جس سے میں سمجھتا ہوں کہ انگریزی علاقہ شروع ہوتا ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ قادیان نزدیک ہی ہے اور میں بھاگ کر یہاں آیا ہوں۔ مجھے میاں بشیر احمد صاحب ملے ہیں۔ میں ان سے اور بعض دوستوں سے کہتا ہوں کہ اٹلی کی فوج انگریزی فوج کو دباتی چلی آ رہی ہے۔ اگرچہ ہماری صحت اور بینائی وغیرہ ایسی تو نہیں کہ فوج میں بھرتی ہو سکیں مگر بندوقیں ہمارے پاس ہیں آؤ ہم لے کر چلیں۔ دور کھڑے ہو کر فائر کریں گے۔ چنانچہ ہم جاتے ہیں اور دور کھڑے ہو کر ہی فائر کرتے ہیں۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ انگریزی فوج اٹلی والوں کو دبانے لگی ہے اور اس نے پھر انہیں سیڑھیوں پر واپس چڑھنا شروع کر دیا ہے۔ جن پر سے وہ اتری تھی۔ اس وقت میں دل میں سمجھتا ہوں کہ دو تین بار اسی طرح ہوا ہے۔"

(الفضل ۱۷ر جنوری ۱۹۴۲ء)

یہ خواب جس طرح حیرت انگیز طور پر پوری ہوئی وہ اس کی صداقت اور اس کے منجانب اللہ ہونے پر شاہد ناطق ہے۔ کیونکہ تھوڑے ہی عرصہ میں حالات نے ثابت کر دیا کہ اس نظارہ میں جو نقشہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو دکھایا گیا وہ بعینہ وہی تھا جو اطالوی اور برطانوی فوجوں کے درمیان لیبیا کے محاذ جنگ میں پیدا ہوا۔ شروع میں جب دونوں فوجوں کے درمیان جنگ چھڑی تو اطالوی فوجوں نے انگریزی فوجوں کو پیچھے ہٹا دیا۔ ۱۹۴۰ء کے آخر میں انگریزی فوجیں آگے بڑھیں اور اطالوی فوجیں شکست کھا کر پیچھے ہٹ گئیں اور اہل برطانیہ اس فتح کی خوشی میں شادیانے بجانے لگ گئے۔ اس موقعہ پر بھی چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ایک دلچسپ واقعہ تحریر فرماتے ہیں وہ لکھتے ہیں:۔

"جب شمالی افریقہ میں برطانوی افواج نے پہلی بار پیش قدمی کی تو وائسرائے بہت خوش تھے مجھ سے کہا آخر فتح کی بھی ایک خبر آئی۔ میں نے کہا ٹھیک ہے لیکن اس کے بعد پسپائی ہوگی اور دو ایک بار بڑھنا اور پیچھے ہٹنا ہوگا۔ لیکن آخرکار فتح ہوگی۔ وہ بولے یہ مرزا صاحب کا کوئی رؤیا ہے۔ میں نے کہا ہاں اور حضور کا ایک رؤیا سنایا۔ بعد میں جب واقعات نے تصدیق کر دی تو اور بھی متاثر ہوئے"

(تحدیث نعمت ص۴۲۶)

چوہدری صاحب کا اشارہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض کی اسی مندرجہ بالا رؤیا کی طرف تھا۔

چنانچہ بعد کے حالات نے اس کی صداقت ظاہر کر دی۔ اہل برطانیہ ابھی اپنی خوشیاں پوری نہ کر پائے تھے کہ دشمن پھر آگے بڑھا اور انگریزی فوجوں کو دھکیلتا ہوا مصر کی سرحد پر لے آیا۔ مگر ۱۹۴۱ء کے آخر میں انگریز پھر آگے بڑھے اور دشمن کی فوجوں کو شکست دیتے ہوئے کئی سو میل تک لے گئے۔ جون ۱۹۴۲ء میں پھر دشمن کی فوجیں انگریزی فوجوں کو دھکیل کر مصر کی سرحد پر لے آئیں اور پھر اسی سال کے آخر پر انگریزوں نے پھر بڑھنا شروع کر دیا۔ اور آخر فتح پائی؛

اہل برطانیہ کی انجام کار فتح کی خبر

۱۹۴۴ء میں جب ایک طرف جرمن اور برطانوی فوجیں برسرپیکار تھیں۔ اور دوسری جانب امریکہ اور جاپان دست و گریبان تھے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس جنگ کے خاتمے کا علم دیا گیا اور یہ بھی بتایا گیا۔ کہ انگریزوں کو فتح حاصل ہوگی اور جرمن شکست کھائیں گے چنانچہ آپ نے اپریل ۱۹۴۴ء میں اپنی ایک مفصل رؤیا بیان فرمائی جس کے آخری حصہ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ خبر بجلی کی طرح برٹش ایمپائر میں پھیل گئی ہے کہ ملکہ دریا کے پار ہو گئی ہے اور میں نے سنا کہ انگلستان، آسٹریلیا کینیڈا غرض سب جگہ کے برطانوی باشندے خوشی سے تالیاں پیٹ رہے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ اب انگریزی قوم جیت گئی اور جرمن ہار گئے۔ اس وقت خواب میں مجھ پر ایسا اثر ہوا کہ اس احساس سے کہ میری طاقت سے یہ تغیر پیدا ہوا ہے۔ میں نے بھی بے تحاشہ تالی پیٹ دی۔"

(الفضل ۲۰ اپریل ۱۹۴۴ء)

اس رؤیا کے ٹھیک ایک سال کے بعد محوری طاقتوں کی ناکامی اور اتحادیوں کی کامیابی نے جس رنگ میں اس رؤیا کی صداقت ظاہر کی وہ محتاج بیان نہیں۔

جنگ عظیم دوم اور تحریک جدید

جنگ عظیم دوم کے بارے میں

آسمانی انکشافات کا مذکورہ بالا سلسلہ بتاتا ہے کہ یہ عالمگیر تباہی جو قیامت صغریٰ کی شکل میں ظاہر ہوئی اور جس نے یورپ کی بڑی بڑی طاقتوں بالخصوص سلطنت برطانیہ کو بنیادوں سے ہلا دیا خدائی تصرف کے ماتحت ظہور میں آئی ہے۔ اور اس کے جملہ اسباب و علل اور اس کے موجبات اور محرکات کے پیچھے الٰہی اغراض و مقاصد کا ایک گہرا فلسفہ کارفرما ہے۔ نیز یہ جنگ اس وقت تک ختم نہ ہو سکتی تھی جب تک وہ اغراض و مقاصد پورے نہ ہوں۔ چنانچہ ۱۹۳۴ء میں جب انگریزی حکومت کے بعض افسروں نے احرار کو آلۂ کار بنا کر جماعت احمدیہ کو کھلم کھلا تنگ کرنا شروع کر دیا۔ تو امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (رض) نے ۲۷ دسمبر ۱۹۳۴ء کے جلسہ سالانہ میں تقریر کرتے ہوئے یہ پُرشوکت اعلان فرمایا:۔

"حکومت کے افسروں کو پولیس اور سول حکام کو ..... معلوم ہونا چاہیئے۔ ہمیں جوش آتا ہے اور آئے گا مگر وہ دل میں رہے گا ہمیں غیرت آئے گی مگر وہ ظاہر نہ ہوگی۔ ہمارے قلوب ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے مگر زبانیں خاموش رہیں گی۔ ہاں ایک اور ہستی ہے جو خاموش نہ رہے گی وہ بدلہ لے گی حکومتوں سے بھی اور افراد سے بھی۔ کوئی بڑے سے بڑا افسر، کوئی بڑے سے بڑا لیڈر، کوئی بڑے سے بڑا جتھہ اور کوئی بڑی سے بڑی حکومت اس کی گرفت سے نہ بچ سکے گی ہمارا خدا ظلم اور ناانصافی کرنے والوں کو دیکھ رہا ہے وہ ہمارے زخمی قلوب اور ان میں جو جذبات ہیں ان کو دیکھتا ہے پھر ہمارے صبر کو دیکھتا ہے۔ آخر وہ ایک دن اپنا فیصلہ نافذ کرے گا۔ اور پھر دنیا دیکھ لے گی کہ کیا کچھ رونما ہوتا ہے"

(الفضل ۲۰ جنوری ۱۹۳۵ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے اس قسم کے پے در پے انتباہات سے اتنا تو ہوا کہ گورنر پنجاب سر ایمرسن نے احرار کو کھلی چھٹی دیتے اور جماعت احمدیہ پر بے جا سختی کرنے کے جرم کو تسلیم کرتے ہوئے چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب (جن کا تقرر اس وقت تک وائسرائے ہند کی کونسل کے رکن کے طور پر ہو چکا تھا) کے توسط سے اپنے موقف کی غلطی کو تسلیم کر لیا مگر اس سے غالباً صرف یہ مراد تھی کہ حضرت امام جماعت احمدیہ اس معاملے کو طول نہ دیں۔ تلافی مافات کرنا مقصود نہ تھا۔ کیونکہ جیسا کہ خود چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔

"یہ قضیہ جو مسٹر ایمرسن گورنر پنجاب نے کھڑا کیا تھا اس طرح وقتی طور پر فرو ہو گیا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ گورنر کے دل سے کدورت کی میل دھوئی نہ گئی۔ کیونکہ احرار کی طرف سے جماعت احمدیہ کی ایذا رسانی کا سلسلہ جاری رہا۔ ان کے حوصلے یہاں تک بڑھے ہوئے تھے کہ ۱۹۳۵ء کے موسم گرما میں قادیان میں رہنے والے ایک غیر احمدی شرارت پسند نوجوان نے مرزا شریف احمد صاحب پر جبکہ وہ سائیکل پر سوار شہر سے دارالعلوم کی طرف تشریف لے جا رہے تھے اچانک لاٹھی سے حملہ کر دیا جس سے ان کے کندھے پر ضرب آئی۔ صاحبزادہ صاحب اپنی خوبیوں کی وجہ سے جماعت احمدیہ کی ایک نہایت ہی محبوب شخصیت تھے۔ اور اس حرکت کی غرض صریحاً یہ تھی کہ جماعت کے افراد کو اشتعال دلایا جائے اور اس طرح قادیان میں ہنگامہ کھڑا کر کے جماعت کے خلاف کارروائی کا موقعہ پیدا کیا جائے۔ اگرچہ یہ واقعہ افراد جماعت کے لئے رنج و اندوہ کا موجب ہوا۔ لیکن انہوں نے اپنی روایتی امن پسندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے سے احتراز کرتے ہوئے اس سازش کو ناکام بنا دیا۔" (تحدیث صفحہ ۳۵۹) (باقی)

دل کی پاکیزگی حاصل کرنا ضروری ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ان سلسلوں سے الگ رکھا جو منہاج نبوت کے خلاف ہیں۔ اب جبکہ یہ حال ہے کہ دل کی پاکیزگی کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ اور یہ حاصل نہیں ہو سکتی جب تک منہاج نبوت پر آئے ہوئے پاک انسان کی صحبت میں نہ بیٹھے اس کی صحبت کی توفیق نہیں مل سکتی۔ جب تک اوّلاً انسان یہ یقین نہ کرے کہ وہ ایک مرنے والی ہستی ہے۔ یہی ایک بات ہے جو اس کو صادق کی صحبت کی توفیق عطا فرمائے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے لئے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک واعظ پیدا کر دیتا ہے۔ سب سے بڑھ کر واعظ یہ ہے کہ وہ

كُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ

کی حقیقت کو سمجھ لے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ۲ صفحہ ۱۴۹، ۱۵۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی اماں جی کی یاد میں

(۲)

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد فضل لنڈن

اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ والد صاحب کی پہلی خواب جس میں دکھایا گیا تھا کہ میری اماں جی کے لئے ایک پلیٹ میں مختلف ملکوں کے پھل پڑے ہیں اور مختلف ملکوں کی اشیاء رکھی ہیں اسکی والد صاحب نے تو اُس وقت یہی سمجھا تھا کہ میری اماں جی احمدیت قبول کر لیں گی اور جس مکان کی انگیٹھی میں یہ پلیٹ پڑی ہوئی ہے اس سے یہ سمجھا کہ وہ قادیان ہے۔ لیکن یہ خواب کئی اور طرح بھی پوری ہوئی۔ ظاہراً بھی پوری ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے میری اماں جی محترمہ کو مختلف ملکوں کے پھل کھلائے۔ مختلف ملکوں کی چیزیں استعمال کے لئے عنایت کیں۔ چنانچہ یہ خواب اس طرح پورا ہوا کہ میری اماں جی کی اولاد اور پوتے اور نواسے باہر کے مختلف ملکوں میں گئے۔ اور ہر ایک ان کے لئے تحفہ لاتا اور انہیں پیش کرکے اپنی خوش قسمتی سمجھتا۔

پھر اس خواب کی تعبیر میں ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ پھل کی تعبیر اولاد بھی ہوتی ہے۔ اماں جی کو اللہ تعالیٰ نے اولاد دی اور یہ اولاد مختلف ملکوں میں گئی۔ بفضلِ خدا خادمِ دین اولاد دی جو تبلیغ دین کا فریضہ مختلف ملکوں میں انجام دے کر آئی۔ اور اب اگلی نسل مختلف ملکوں میں بفضلِ خدا آباد ہو رہی ہے۔ وللہ الحمد۔ اور یہ سب احمدیت کی برکت ہے۔

قادیان میں مبلغوں کا بیرون ملک تبلیغ اسلام کے لئے جانا اور پھر واپس آنا احمدیوں کے لئے عید کا سماں پیدا کر دیتا تھا جب کوئی مبلغ آتا یا جاتا تو ضرور اسٹیشن پر اُسے رخصت کرنے اور استقبال کے لئے جاتیں اور یہ دُعا اُن کی لازماً ہوا کرتی خدایا میرے بچوں کو بھی خدمتِ دین کی توفیق دے۔

جب خاکسار تعلیم سے فارغ ہوا اور زندگی تو پہلے ہی وقف کی ہوئی تھی۔ بعد فراغت خدمتِ دین کی توفیق اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے نصیب ہوئی تو میری اماں جی سے ان کے غیر احمدی رشتہ داروں نے کہا۔ یہ تم نے کیا کیا؟ سب سے بڑے بیٹے کو تو لوگوں نے مولوی بنا دیا جو تمہاری مدد کرتا اور خدمت کرتا۔ اب چھوٹوں کو کہاں سے کھلاؤ گے؟ تو میری اماں جی نے اور اسی طرح والد صاحب نے (خدا انہیں جنت میں اعلیٰ مقام نصیب کرے) سنتے ہی بڑے یقین سے ان سے کہا کہ خدا تعالیٰ مالک ہے اور رازق ہے ہماری نیک نیت اور قربانی کو وہ قبول فرمائے گا۔ اور نیک بدلہ دے گا۔ ہمیں اور ہمارے بچوں کو دین و دنیا کی وہ نعمتیں عطا فرمائے گا جو تمہارے وہم میں بھی نہ ہوں گی۔

چنانچہ آپ کی ساری اولاد خدا کے فضل و رحم سے ہر لحاظ سے اپنی ساری برادری میں نسبتاً زیادہ خوشحال زندگی سے بہرہ ور ہوئے۔ اور دنیا کی نعمتوں سے بھی اور دین کی نعمتوں سے بھی وافر حصہ پایا۔ ان فضلوں کو دیکھتے ہوئے خدا تعالیٰ سے توفیق پا کر اماں جی اور والد صاحبؓ نے خاکسار کے علاوہ میرے چھوٹے بھائی عزیز شیخ نور احمد منیر کو بھی خدمت دین کے لئے وقف کیا۔ خاکسار کو لمبا عرصہ مشرقی افریقہ اور بعض دوسرے علاقوں میں تبلیغ اسلام کی توفیق نصیب ہوئی اور الحمد للہ کہ اب تک احمدیت و خلافت کی برکت سے اماں جی اور والد صاحب کی دعاؤں کے طفیل خدمتِ دین کی سعادت کسی نہ کسی رنگ میں نصیب ہو رہی ہے۔ اور خاکسار کے چھوٹے بھائی کو بلادِ عربیہ میں بالخصوص ان علاقوں کے اُونچے طبقہ میں پیغام احمدیت کے پہنچانے کی خاص توفیق نصیب ہوئی۔ اور واپس آکر بھی مختلف رنگوں میں انہیں خدمتِ دین کی سعادت سے بہرہ ور کر رہا ہے۔ یہ میری اماں جی کی تربیت اور دعاؤں کا خاص نتیجہ ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

دینی اجتماعوں اور جماعتی جلسوں میں شمولیت کی لگن کا یہ حال تھا کہ آخری بیماری میں اصرار سے مطالبہ کیا کہ جلسہ سالانہ آرہا ہے مجھے ربوہ لے چلو۔ سب عزیزوں نے ان کی حالت کے پیش نظر ان سے درخواست کی کہ سفر تکلیف کا موجب ہوگا مگر اماں جی نے کہا کہ جلسہ سالانہ کے لئے میں نے ضرور ربوہ جانا ہے۔ بچوں نے ان کی پُر اصرار خواہش کا احترام کیا اور ربوہ لے آئے۔ اور سب بیٹوں بیٹیوں، پوتوں پوتیوں اور نواسوں نواسیوں اور دیگر عزیزوں سے مل کر خوش ہوئیں۔ جلسہ ختم ہونے کے دوسرے دن میرے بھائیوں کے ساتھ پھر واپس لاہور تشریف لے گئیں۔ یہ ان کی آخری شمولیت تھی۔ جلسہ میں شامل ہونے والے اور ان عزیزوں سے جو ربوہ میں مقیم ہیں ان سب سے الوداعی ملاقات ثابت ہوئی۔ اور لاہور جا کر مورخہ دس جنوری ۱۹۷۶ء ان کی وفات ہو گئی اور ہم سب کو غمگین و حزین کرکے اپنے مولائے حقیقی کے حضور دائمی آرام گاہ میں پہنچ گئیں۔

دینی شغف کا ایک مظاہرہ یوں بھی آپ سے ہوتا کہ کلام محمود اور درثمین سے نظمیں بڑے شوق سے سُنا کرتیں۔ درثمین کے کچھ حصے بالخصوص جس نظم میں "یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی" کا مصرعہ مذکور ہے اکثر خوشی کے اوقات میں پڑھتی چلی جاتیں۔

اسی طرح اماں جی اس بات کا خاص خیال رکھتی تھیں کہ جب باہر سے کوئی ایسی بہن یا خاتون آتیں جو مرکز اور بزرگوں اور ان کے اہل بیت سے واقف نہ ہوتیں تو انہیں اپنے ساتھ لے جا کر حضرت اُم المومنینؓ حضرت سیدہ اُمّ ناصرؓ اور حضرت اُمّ مظفرؓ اور دوسری بزرگ خواتین سے ملاقات کروائیں اور کئی دفعہ ایسا بھی ہوا کہ اس میل و ملاقات سے متأثر ہو کر وہ احمدیت قبول کر لیتیں۔

جب والد صاحب قادیان ہجرت کرکے چلے آئے اور بعد میں اماں جی بھی آگئیں اور رشتہ داروں کی تدبیریں قادیان سے واپسی کی کامیاب نہ ہوئیں تو غالباً آخری تدبیر یا کسی اور جذبہ کے باعث ہمارے دادا شیخ قطب الدین صاحب نے جو اگرچہ ایک بزرگ سیرت انسان تھے اور اپنے ماحول میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ کلمبہ میں والد صاحب کے مکان کو جس میں اماں جی نے بھی خاص حصہ لیا تھا۔ اپنا زیور وغیرہ بیچ کر بعض دیگر رقوم کے ذریعہ ہمارے تایا کے لڑکوں کے نام کر دیا۔ اور ایک کاغذ پر یہ لکھ دیا تھا کہ اگر مبارک احمد اور نذیر احمد شفیع میرے بھائی کلمبہ واپس آجائیں تو ان کا حصہ اس مکان میں ہوگا ورنہ نہیں۔ والد صاحب کو جب اس کا علم ہوا تو انہوں نے ان سے کہا کہ یہ کام آپ نے کچّا کیا ہے آپ کو باقاعدہ اشٹام پر یہ لکھنا چاہیئے تھا۔ اس طرح یہ بات پختہ ہو جاتی۔ میں تو آپ نے جو کچھ کیا ہے اس کے خلاف کچھ نہیں کروں گا۔ میرا مکان آپ کا ہی مکان ہے۔ بعد میں بچے کچھ نہ کریں۔

لیکن اماں جی کو اس بات سے بہت صدمہ ہوا۔ پریشانی کی حالت میں حضرت اُمّ المومنینؓ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ قادیان کے زمانہ کی بات ہے۔ ازراہِ شفقت حضرت اُمّ المومنین نے میری اماں جی کو افسردہ اور پریشان دیکھا۔ تو اپنے ساتھ بٹھایا اور فرمانے لگیں۔ "منشیانی! آج پریشان کیوں ہو۔ کیا بات ہے" اس پر اماں جی نے سارا واقعہ سنایا کہ میرے خسر مبارک کے دادا نے ہمارا مکان جو اپنا بنایا ہوا تھا اپنے دوسرے بیٹے کے بچوں کے نام لکھ دیا ہے۔ حالانکہ ان کا اس میں کوئی حصہ نہ تھا۔ اور نہ ہی ان کی کوئی رقم خرچ ہوئی تھی۔ یہ سُنتے ہی حضرت اُمّ المومنینؓ نے میری اماں جی کے سر کو اپنی گود میں لیا اور فرمانے لگیں۔ "منشیانی کسی قسم کی فکر نہ کرو اللہ تمہیں اتنے مکان دے گا کہ تم سے سنبھالے نہ جائیں گے" اللہ اللہ اس بزرگ وجود خدا کے برگزیدہ مسیح کی رفیقۂ حیات اور مومنوں کی ماں نے کچھ ایسے شفقت بھرے اور دعائیہ انداز میں یہ الفاظ فرمائے کہ ان کی برکت سے اماں جی اس دُنیا سے رخصت نہ ہوئیں جب تک انہوں نے ان لفظوں کو پورا ہوتا نہ دیکھ لیا۔ لگاتار بفضل خدا اماں جی کے بچوں کی چھ سات کوٹھیاں ربوہ اور لاہور وغیرہ میں بن گئیں۔ اور ایک سے ایک بڑھ کر جب بھی کوئی مکان بنتا اماں جی یہ واقعہ حضرت ام المومنینؓ کے الفاظ میں ہم سب کو سناتی رہیں۔ سب عزیزوں کے لئے جب اماں جی یہ واقعہ سناتیں از حد ازدیادِ ایمان کا موجب ہوتا۔ اپنی زندگی کے آخری سال میں پیچھے لگ کر میرے عزیز بیٹے شیخ منور احمد سلمہ اللہ (اپنے بڑے پوتے) کا مکان بنوایا۔

الغرض حضرت اُمّ المومنینؓ کے مبارک الفاظ کو خوب خوب پورا ہوتے دیکھ کر اس دُنیا سے رخصت ہوئیں۔ اور وہ ایک چھوٹا سا مکان جو چند مرلوں کا کلمبہ میں بنایا تھا اور جس کے جانے کا افسوس ہوا اور تکلیف ہوئی اور صبر و شکر کرکے قادیان میں دھونی رما کر بیٹھ گئیں تھیں اس اذیت کے احساس نے ہمیشہ دوسروں کو مکان کی تکلیف سے بچانے اور آرام دینے کے جذبہ نے رحمدلی میں فراوانی پیدا کر دی تھی۔ اور جب بھی موقعہ آتا کسی کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا تو دلیرانہ طور پر کرتیں۔ کرائیں اور باقاعدگی سے اس کا خیال رکھتیں۔ جزاہا اللہ احسن الجزاء (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

عرصہ یکم جون تا ۱۵؍جون ۱۹۷۹ء میں مساجد فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقوم ادا فرمائی ہیں ان کے اسماء گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

۱۔ مکرم مرید احمد صاحب گلبرگ لاہور	۵۰۔۰۰
۲۔ محترمہ امۃ الباسط انور صاحبہ کراچی	۵۰۔۰۰
۳۔ مکرم قریشی عبد الباقی صاحب	۱۰۔۰۰
۴۔ 〃 محمد حنیف صاحب شاد دارالنصر غربی ربوہ	۱۰۔۰۰
۵۔ محترمہ طارقہ ناصر صاحبہ اسلام آباد	۱۰۔۰۰
۶۔ مکرم مرزا منور بیگ صاحب کوئٹہ منجانب مرحوم والدین	۳۰۔۰۰
۷۔ 〃 قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے لاہور	۱۰۰۔۰۰
۸۔ محترمہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ اہلیہ سید شوکت علی صاحب دارالعلوم غربی ربوہ	۵۰۔۰۰
۹۔ 〃 امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد رفیق صاحب دارالصدر شمالی ربوہ	۵۰۔۰۰
۱۰۔ شیزان فیکٹری بند روڈ لاہور	۵۰۔۰۰
۱۱۔ محترمہ امۃ العزیز ملک صاحبہ جہلم	۲۵۔۰۰
۱۲۔ مکرم عبد السلام صاحب بل منڈا آزاد کشمیر	۲۰۔۰۰
۱۳۔ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ ربوہ	۱۵۰۔۰۰
۱۴۔ 〃 〃 〃 〃 منجانب اماں رانی صاحبہ	۱۵۰۔۰۰
۱۵۔ 〃 〃 〃 〃 شہزادی صاحبہ	۱۵۰۔۰۰
۱۶۔ مکرم رانا عبد الکریم صاحب کاٹھگڑھی مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ	۲۰۔۰۰
۱۷۔ ایک نامعلوم دوست جنہوں نے اپنا نام نہیں لکھا	۷۰۔۰۰
۱۸۔ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خان	۸۵۔۰۰
۱۹۔ 〃 〃 بدوملہی ضلع سیالکوٹ	۳۱۔۵۵
۲۰۔ مکرم شریف احمد صاحب بٹ اگووال ضلع سیالکوٹ	۵۰۔۰۰
۲۱۔ دوکانداران اڈہ لاریاں تا مسجد اقصیٰ ربوہ	۵۸۵۔۰۰
۲۲۔ مکرم جاوید اقبال صاحب چک ۹۸ ضلع سرگودھا	۱۰۔۰۰
۲۳۔ جماعت احمدیہ شیخوپورہ	۱۵۔۰۰
۲۴۔ 〃 〃 بہاولپور	۱۸۔۵۰
۲۵۔ مکرم ڈاکٹر عبد السمیع صاحب منجانب مرحوم والدین کوئٹہ	۲۰۔۰۰
۲۶۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ قریشی عطاء الرحمٰن صاحب کوئٹہ	۱۲۰۔۰۰
۲۷۔ مکرم قریشی رحمت اللہ صاحب جھنگ صدر	۲۵۔۰۰
۲۸۔ 〃 چوہدری بشیر احمد صاحب سارجنٹ 〃	۱۵۔۰۰
۲۹۔ 〃 عبد الغفار صاحب کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخاں	۱۰۔۰۰
۳۰۔ 〃 مقصود احمد صاحب قیام پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ	۱۰۔۰۰
۳۱۔ محترمہ بیگم چوہدری احمد حسن صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ	۱۰۔۰۰
۳۲۔ عزیزہ صدیقہ قدسیہ چوڑیاں کلاں ضلع سیالکوٹ	۳۰۔۰۰
۳۳۔ مکرم عطاء اللہ خاں صاحب چک 127/R.B ضلع فیصل آباد	۵۰۔۰۰
۳۴۔ 〃 مبشر اعجاز صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۵۰۔۰۰
۳۵۔ محترمہ امۃ العزیز صاحبہ دارالصدر شمالی ربوہ	۱۰۰۔۰۰
۳۶۔ 〃 صادقہ ظفر صاحبہ چوہدری جامعہ نصرت ربوہ	۷۵۔۰۰
۳۷۔ مکرم محمد بشیر صاحب کوٹلی آزاد کشمیر	۱۰۰۔۰۰
۳۸۔ 〃 مرزا نور الدین صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ	۱۰۔۰۰
۳۹۔ 〃 چوہدری منور احمد صاحب ابن چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان ربوہ	۵۰۔۰۰

(باقی)

سائیکل سفر

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت تحریک ’سائیکل سفر‘ پر لبیک کہتے ہوئے مورخہ ۵؍اکتوبر ۱۹۷۹ء بروز جمعۃ المبارک کو ایوان محمود سے صبح ساڑھے سات بجے دعا کے ساتھ روانگی ہوئی۔ بارہ اطفال اور پانچ خدام نے مکرم خواجہ عبد المومن صاحب ناظم اطفال ربوہ اور مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب نیرّ سابق مبلغ مغربی افریقہ کی نگرانی میں یہ سائیکل سفر کیا۔ تقریباً ساڑھے دس بجے یہ قافلہ چک ۳۲ جنوبی پہنچا جہاں مقامی جماعت کے صدر صاحب اور قائد صاحب خدام الاحمدیہ اور مقامی جماعت کے احباب نے استقبال کیا۔ مقامی جماعت کے صدر صاحب نے اطفال و خدام کی خوب خاطر تواضع کی۔ نماز جمعہ کے بعد ایک مختصر تربیتی اجلاس ہوا جس میں ربوہ کے اطفال نے بھی حصہ لیا اور نظمیں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں۔ اس کے بعد سائیکل سفر کا یہ قافلہ دعا کے ساتھ واپس روانہ ہوا اور نماز مغرب سے قبل خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ربوہ پہنچ گیا۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں آئندہ بھی خلیفۂ وقت کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ۔ ربوہ)

سالانہ اجتماع کے موقع پر تقسیم انعامات

۱۔ تمام لجنات نوٹ کر لیں کہ اجتماع کے پہلے دن پروگرام کے آخر میں یعنی ۱۹؍اکتوبر بروز جمعہ دوسرے اجلاس میں وہ انعامات تقسیم کئے جائیں گے جو مختلف بچیوں نے دوران سال لجنہ کے امتحان میں حاصل کئے۔ لجنہ کے امتحان کا نتیجہ شائع ہو چکا ہے۔ ربوہ اور باہر کی جن بچیوں نے امتیازی حیثیت حاصل کی ہے ان کا اعلان کیا جا چکا ہے۔ یہ سب بچیاں وقت مقررہ پر سٹیج پر پہنچ جائیں۔

۲۔ بیت بازی کا مقابلہ ۲۰؍اکتوبر بروز ہفتہ لجنہ اماء اللہ کے ہال میں پروگرام کے ساتھ ہی شروع ہو جائے گا اور سٹیج پر تیسرے دن صرف فائنل مقابلہ ہوگا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنات اماء اللہ توجہ فرمائیں

تمام عہدیداران کیلئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اس مرتبہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر آنیوالی مہمان خواتین کے ٹھہرنے اور کھانا کھلانے کا انتظام مہمانخانہ مستورات میں کیا گیا ہے۔ کھانے کا ٹکٹ بھی مہمانخانہ مستورات میں تقسیم ہوگا۔ نوٹ فرمالیں۔ جو مستورات اور نمائندگان گھروں میں ٹھہریں وہ بھی اپنے نام وہاں درج کروائیں۔ زائرات بھی۔

نیز جو عہدیداران سالانہ اجتماع پر تشریف لائیں وہ اپنے بیج تیار کر کے ساتھ لائیں اور پروگرام کے وقت لگائیں تاکہ مرکزی عہدیداران کو ان کی پہچان ہو سکے اور اپنے شعبہ کے سلسلہ میں کوئی بات دریافت کرنی ہو تو وہ آسانی سے کر سکے۔ جتنی خواتین آنا چاہیں آسکتی ہیں اس پر کوئی پابندی نہیں لیکن ان کے پاس مقامی لجنہ کی تصدیق ضرور ہونی چاہیئے۔ آنے سے قبل اگر صدر صاحبہ آنیوالیوں کی تعداد کی اطلاع دیدیں تو انتظام میں عین وقت پر خرابی واقع ہونے کا ڈر نہیں ہوتا اسلئے صدر صاحبات کی طرف سے آنیوالیوں کی تعداد ضرور آنی چاہیئے۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

صنعتی نمائش اطفال الاحمدیہ

پیارے بچو! مجلس اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۹، ۲۰، ۲۱؍اکتوبر منعقد ہو رہا ہے اس موقعہ پر حسب سابق امسال بھی صنعتی نمائش کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ خوبصورت ماڈل، تصاویر، قطعات اور دوسرے دستکاری کے نمونے تیار کر کے بھجوائیں۔ [illegible] (مہتمم اطفال)

خدام اور اطفال کا اپنا اجتماع ۱۹۔۲۰۔۲۱؍اکتوبر کو مرکز سلسلہ میں ہو رہا ہے۔

(معتمد مرکزیہ)

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت سے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسل نمبر ۲۴۲۸۱

میں حکیم عبدالماجد ولد حکیم عبدالصمد صاحب قوم قریشی صدیقی پیشہ ملازمت عمر ۵۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ۶۴۸/۷۱ لانڈھی ۲ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷۹-۶-۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ حکیم عبدالماجد ۶۴۸/۷۱ لانڈھی ۲ کراچی ۳۰۔

گواہ شد:۔ الحاج محمد شفیع ہاشمی ولد محمد عظیم ہاشمی وصیت ۱۷۵۶۱ سیکرٹری وصایا سعود آباد کراچی۔

گواہ شد:۔ ملک محمد نواز ولد ملک نورالدین صاحب پریذیڈنٹ حلقہ کورنگی لانڈھی کراچی۔

مسل نمبر ۲۴۲۸۲

میں نعیمہ سلطانہ زوجہ حکیم عبدالماجد صاحب صدیقی قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن ۶۴۸/۷۱ لانڈھی ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۶/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپے

طلائی بندے ایک جوڑی وزنی ایک تولہ۔ مالیتی -/۹۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ نعیمہ سلطانہ زوجہ حکیم عبدالماجد ۶۴۸/۷۱ لانڈھی ۲ کراچی ۳۰

گواہ شد۔ الحاج محمد شفیع ہاشمی وصیت ۱۷۵۶۱۔

گواہ شد:۔ حکیم عبدالماجد صدیقی خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۴۲۸۳

میں ساجدہ انیس زوجہ انیس احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن فیصل آباد ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۹/۵/۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

حق مہر -/۵۰۰۰ روپے

زیور طلائی ۳ تولہ ۱۰ ماشہ مالیتی -/۵۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ۔ ساجدہ انیس ۵/۱۲ دارالرحمت شرقی ربوہ

گواہ شد۔ انیس احمد خاوند موصیہ وصیت ۲۰۹۴۸

گواہ شد:۔ بدرالدین ولد غلام محمد انسپکٹر تحریک جدید۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۴۲۸۴

میں امۃ الشافی زوجہ غلام مصطفیٰ صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷۹-۴-۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

زیور طلائی مالیتی -/۲۷۰۰ روپے

رہائشی پلاٹ ۱ مرلہ ۳۶/۱۲ دارالعلوم شرقی ربوہ -/۵۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الشافی زوجہ غلام مصطفیٰ صاحب ۴/۸۰ بی۔ اے۔ الف کورنگی کریک کراچی ۲۰۰۳۲۔

گواہ شد۔ منور احمد ولد عبدالرزاق اعوان صدر حلقہ کورنگی کریک کراچی۔

گواہ شد۔ راجہ نذیر احمد ولد راجہ بابو خاں سیکرٹری مال پی۔ اے۔ الف کورنگی کریک کراچی۔

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

اور منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس میں شک نہیں اُس دور میں آپؐ کو بے پناہ تکالیف برداشت کرنا پڑیں۔ اور آپؐ نے اور آپؐ کے صحابہؓ نے ان مشکلات و مصائب اور مظالم پر صبر کا عدیم النظیر مظاہرہ کیا لیکن یہی وہ دور تھا جس میں آپؐ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فتح و نصرت اور غلبہ کی پیہم بشارتیں ملیں اور جو بالآخر مدنی دور میں من وعن بڑی شان سے پوری ہوئیں۔

الغرض مومنوں کے واسطے غلبہ کے لئے صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اور صبر کی اعلیٰ قوتوں کے اظہار کے لئے لازمی طور پر انہیں مشکلات و مصائب میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اسی لئے خدائی جماعتیں مشکلات و مصائب اور مظالم سے کبھی حراساں نہیں ہوتیں بلکہ وہ خوش ہوتی ہیں کہ یہی وہ زمانہ ہے جس میں فتح قلوب اور غلبۂ حق کی بنیاد رکھی جارہی ہے۔ اسی لئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قلوب انسانی کو فتح کرنے اور اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے مبعوث ہوئے ہیں ہمیں مخاطب کرکے فرمایا ہے:۔

"تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھُولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خُدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے تا خُدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے......

وہ سب لوگ جو آخر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔"

(رسالۃ الوصیت)

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا اعلیٰ ترین عالمی اعزاز

(بقیہ صفحہ اول)

انقلابی تبدیلیاں آئیں گی۔

نظریۂ اضافیت اور ایٹم بم کا فارمولا پیش کرنے والے شہرہ آفاق سائنسدان آئن سٹائن کائنات کی چار بڑی قوتوں کی مشترکہ بنیاد تلاش کرنے کے لئے تیس برس تک جدوجہد کرنے کے باوجود اس مقصد میں ناکام رہے تھے۔ ان قوتوں میں ایک قوت کشش ثقل ہے، دوسری طاقتور قوت ایٹمی قوت ہے جو ایٹم میں موجود پروٹونز اور نیوٹرونز کو متحد رکھتی ہے۔ ستاروں کو گردش میں رکھنے کے عمل کی محرک بھی یہی قوت ہے۔ اور ہائیڈروجن بموں کی ہلاکت خیز قوت کا سرچشمہ بھی یہی ایٹمی قوت ہے۔ ان کے علاوہ ایک کمزور ایٹمی قوت بھی ہے جو اگرچہ ایٹمی قوت سے بہت کمزور ہوتی ہے لیکن کسی حد تک تابکاری کا سرچشمہ یہی قوت ہے جو سورج کو بھی توانائی حاصل کرنے میں مدد دیتی ہے۔ برقی مقناطیسی قوت صرف برقی قوت کے حامل ذرات ہی کو متاثر کرتی ہے۔ برقی قمقموں کو بھی یہی قوت منور کرتی ہے۔ نوبل انعام پانے والے یہ تینوں سائنسدان اس کمزور قوت اور برقی مقناطیسی قوتوں اور مشترک کائناتی قوت کی نشاندہی کرنے کے لئے تحقیقی کام کرتے رہے تھے۔ انہوں نے یہ نظریہ پیش کیا تھا کہ دونوں قوتیں ایک ہی محرک کی مظہر ہیں۔ لیبارٹری تجربات سے اس نظریہ کی جزوی توثیق ہو گئی ہے۔ رائل سویڈش اکیڈمی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ طبیعات کی تحقیقات کے سلسلہ میں جن سائنسدانوں کو انعامات دیئے گئے ہیں ان کی کوششوں کو آئندہ عشرہ کے دوران ذراتی طبیعات کی ترقی میں زبردست اہمیت حاصل ہو جائے گی۔

ٹیلی ویژن نے بتایا ہے کہ جب ڈاکٹر سلام صاحب سے اس خبر کے بارے میں اپنے تاثرات دینے کو کہا گیا تو انہوں نے کہا کہ مجھے سب سے بڑی خوشی یہ ہے کہ میں پہلا مسلمان سائنسدان ہوں جس کو نوبل پرائز ملا ہے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف حکومت پاکستان کے سائنس اور ٹکنالوجی کے لئے صدارتی مشیر رہے ہیں اور انہوں نے پاکستان کی سائنسی پالیسی ترتیب دی ہے۔ وہ کچھ عرصہ کے لئے پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے چیئرمین بھی رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب اس وقت لندن یونیورسٹی کے امپیریل کالج آف سائنس اور ٹکنالوجی میں فزکس کے پروفیسر ہیں۔ وہ اٹلی کے شہر ٹریسٹے میں واقع نظریاتی طبیعات کے ادارے کے سربراہ ہیں اور اقوام متحدہ کی مشاورتی کمیٹی برائے سائنس کے چیئرمین کی حیثیت سے بھی فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب برصغیر پاک و ہند میں دوسرے سائنسدان ہیں جنہوں نے نوبل انعام حاصل کیا ہے۔ اس سے پہلے بھارت کے مسٹر سی وی رامن نے یہ اعزاز حاصل کیا تھا۔

۵۳ سالہ ڈاکٹر سلام نظریاتی طبیعات پر دنیا بھر میں اتھارٹی تسلیم کئے جاتے ہیں۔ وہ دنیا کی متعدد مشہور یونیورسٹیوں اور انسٹی ٹیوٹس میں لیکچر دیتے رہتے ہیں۔ وہ دنیا کی مشہور سائنسی اکیڈمیوں اور اداروں کے رکن ہیں اور دنیا کے مشہور ادارے ان کو اپنا رکن بنانا اپنے لئے فخر کا موجب خیال کرتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب ۱۹۲۶ء میں جھنگ میں پیدا ہوئے۔ میٹرک سے ایم اے تک وہ ہر امتحان میں یونیورسٹی میں اوّل آتے رہے۔ ایم اے کرنے کے بعد وہ سرکاری وظیفہ پر انگلینڈ گئے جہاں کیمبرج یونیورسٹی سے انہوں نے ۱۹۴۸ء اور ۱۹۴۹ء میں ریاضی اور فزکس میں ایم ایس سی کی اور اسی یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کیا۔ وہ سینٹ جان کالج کیمبرج اور پرنسٹن یونیورسٹی آف امریکہ کے فیلو منتخب ہوئے۔

۱۹۵۱ء میں پاکستان واپس آنے کے بعد پروفیسر سلام گورنمنٹ کالج لاہور میں شعبۂ ریاضی کے سربراہ بنے اور اس سے اگلے سال وہ پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ ریاضی کے سربراہ بن گئے۔ انگلینڈ سے واپس آنے سے قبل امپیریل کالج لندن کے پروفیسر لیوی نے انہیں کہا کہ اگر وہ انگلینڈ واپس آنا چاہیں تو ان کو لیکچرر شپ پیش کی جائے گی۔ چنانچہ تین سال پاکستان میں گزارنے کے بعد ۱۹۵۴ء میں جب ڈاکٹر صاحب موصوف واپس انگلینڈ گئے تو ان کو یہ لیکچرر شپ مل گئی۔ بعد ازاں وہ ڈاکٹر لیوی کی ریٹائرمنٹ کے بعد امپیریل کالج آف لندن کے شعبۂ ریاضی کے سربراہ بن گئے۔

ریاضی اور فزکس کے میدان میں ان کی تحقیقات سے ان کو زبردست عالمی شہرت ملی اور مختلف ملکوں سے ان کو دعوت ملی کہ وہ اپنے نظریات کی وضاحت کے لئے ان کے ملک جا کر لیکچر دیں۔ پاکستان کی پنجاب یونیورسٹی نے اپنے ملک کے اس عظیم اور ذہین و فطین فرزند کی خدمات کے اعتراف کے طور پر ۱۹۵۸ء میں ان کو ڈاکٹر آف سائنس کی اعزازی ڈگری دی۔ اسی سال کیمبرج کی فلاسفیکل سوسائٹی نے ان کو ہاپکنز ایوارڈ دیا۔ یہ اعزاز ریاضی اور فزکس میں بہترین خدمات انجام دینے والے سائنسدان کو ہر تین سال بعد دیا جاتا ہے۔ اس ایوارڈ کے حاصل کرنے والوں میں سے بہت سے لوگوں کو بعد ازاں نوبل پرائز مل چکا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کا یہ نیا اعلیٰ ترین اعزاز ان کے لئے، قوم و ملک کے لئے جماعت احمدیہ کے لئے اور عالم اسلام کے لئے جس کے وہ ایک نامور سپوت ہیں مبارک کرے۔ آپ کی عمر اور صحت میں بے انداز برکت ڈالے اور آپ کو مزید عظیم الشان کارنامے سرانجام دے کر نوع انسان کی بیش از بیش خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے یہ کارنامے دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کا مزید بول بالا کرنے کا موجب ہوں۔

آمین

آپ کی کامیابی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی پوری کر دی

جماعت احمدیہ کے ذیلی اداروں کی طرف سے ڈاکٹر عبدالسلام کو مبارکباد کے تار

عالم اسلام کے قابل فخر فرزند اور احمدیت کے مایہ ناز سپوت محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کے سائنسی میدان میں حیرتناک دریافت کے نتیجے میں جو نوبل پرائز حاصل کیا ہے اس موقع پر جماعت احمدیہ کے ذیلی اداروں صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور وقف جدید نے مبارکباد کی تاریں بھیجی ہیں جن میں ڈاکٹر صاحب موصوف کو ان کی کامیابی پر مبارکباد دی گئی ہے اور مستقبل میں ان کی اعلیٰ ترین کامیابیوں کیلئے دعا کی گئی ہے۔

بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے عظیم کام کے نگران ادارے تحریک جدید کی طرف سے بھیجی گئی تار میں کہا گیا ہے کہ آپ کو نوبل پرائز ملنے کی خبر سے ہمیں انتہائی خوشی ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ یہ اعزاز آپ کے لئے آپ کے اہل خانہ کے لئے، جماعت کے لئے اور پاکستان کیلئے بابرکت کرے۔ براہِ کرم تحریک جدید کی طرف سے دلی مبارکباد قبول کریں۔

چالیس سال سے زائد عمر کے احمدی احباب کی تنظیم مجلس انصار اللہ کی طرف سے ارسال کردہ تار میں کہا گیا ہے۔ دلی مبارکباد!! الحمد للہ۔ دعا ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کی خدمت کے لئے وقف ہونے والی طویل بامقصد اور کارآمد زندگی ملے۔ آمین۔ (صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے صدر، صدر انجمن احمدیہ نے جو تار ارسال کیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ براہ کرم نوبل پرائز حاصل کرنے کی خوشی میں صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئی پوری کر دی ہے کہ "میرے پیرو کار علم کے ہر میدان میں دوسروں پر غالب ہوں گے"۔ یہ محض آغاز ہے خدا تعالیٰ آپ کو مزید اعزازات سے نوازے۔ آمین (مرزا منصور احمد صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

پندرہ سے چالیس سال تک کی عمر کے جوانوں کی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے بھیجی جانے والی تار کا متن حسب ذیل ہے:۔

"بارک اللہ لکم۔ آپ کے کارنامے کا اعتراف کئے جانے پر مبارکباد قبول فرمائیں۔ خدا تعالیٰ آپ پر اپنی برکات نازل کرے اور اسے اعلیٰ تر کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ ہم تمام لوگوں کو آپ کی اس کامیابی پر فخر ہے۔

(مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

خاکسار اعصابی دردوں کی وجہ سے بدستور تکلیف میں مبتلا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار نور الدین خوشنویس ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ہم ۵۲۵